السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا تارک نماز کی مجلس اختیار کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص قصد وارادہ سے نماز کے وجوب کا انکار کرتے ہوئے نماز ترک کردے ۔ وہ باتفاق علماء کافر ہے اور جو شخص سستی وکاہلی کی وجہ سے نماز ترک کرے ۔ اہل علم کے صحیح قول کے مطابق وہ بھی کافر ہے لہذا بے نمازوں کی مجلس اختیار کرنا جائز نہیں بلکہ ضروری ہے کہ انہیں چھوڑ دیا جائے اوران سے قطع تعلق کردیا جائے لیکن ضروری ہے کہ اس سے پہلے انہیں یہ سمجھایا جائے کہ نماز کا ترک کرنا کفر ہے جب کہ یہ لوگ جاہل ہوں صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر» (سنن ترمذی)

''ہمارے اوران (کفارومشرکین) کے درمیان عہد، نماز ہے جو اسے ترک کردے وہ کافر ہے ۔''

اور یہ حکم عام ہے جو شخص نماز کے وجوب کا منکر ہو یا محض کوتاہی وسستی کی وجہ سے نماز ترک کرے سب کو شامل ہے ۔ (وباللہ التوفیق وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ) (فتویٰ کمیٹی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ : جلد1

صفحہ نمبر485

محدث فتویٰ